السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک سنی لڑکی ھوں، اورایک اسماعیلی لڑکے سے نکاح کرچکی ھوں۔ کیا یہ نکاح جائز ھوا ہے؟ شرع میں اس کے لئے کیا حکم ھے۔ برائے مہربانی قرآن واحادیث کی روشنی میں جلد رہنمائی فرمائیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے تو تمام مسلمان بہنوں سے گزارش ہے کہ وہ شادی کرتے وقت دین وایمان کا خصوصی دھیان رکھیں اور جھوٹی محبت کے چکروں میں اپنے ایمان کو ضائع نہ کریں۔ کسی بھی سنی لڑکی کا اسماعیلی نوجوان سے شادی کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اسماعیلی اسلام سے مرتد ہوچکے ہیں، آپ کا نکاح قائم نہیں ہوا، اور آپ پر لازم ہے کہ اپنا ایمان بچانے کے لئے جلد از جلد اس سے اپنی جان چھڑا لیں۔

اسماعیلی مذھب ایسا مذھب ہے جو ظاہر میں تو رفض ہے اور باطن میں کفر محض یعنی پکا کفر ہے۔

امام ابن جوزی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اسماعیلی اللہ تعالی کی تعطیل کرتے ہیں اور نبوت اور عبادات کو بھی باطل قرار دیتے ہیں، یوم البعث کا بھی انکار کرتے ہیں، لیکن وہ یہ سب کچھ شروع میں ہی ظاہر نہیں کرتے، بلکہ شروع میں یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی حق ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، اور دین صحیح ہے، لیکن وہ کہتے ہیں کہ اس کا راز ہے اور جو کہ ظاہر نہیں، اور شیطان ابلیس نے ان سے کھیل کھیلتے ہوئے ان کے مذھب کو بہت ہی اچھا کرکے دکھایا ہوا ہے۔

اور اسی طرح اسماعیلی فرقہ کے علاوہ دوسرے بدعتی اور گمراہ فرقے جنہیں کافر کا حکم دیا گیا ہے کا حکم بھی یہی ہے مثلا نصیری اور رافضی شیعہ وغیرہ ان سے بھی نکاح کرنا جائز نہیں نہ توان کی لڑکی لینا اور نہ ہی انہیں دینا۔

طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

رافضیوں کی عورتوں سے نکاح نہیں کیا جائے گا۔۔۔ اس لیے کہ وہ مرتد ہیں۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی غالی قسم کے رافضیوں اور کچھ دوسرے غالی فرقوں کے بارہ میں جنہوں نے علی رضی اللہ تعالی عنہ کے بارہ میں غلو سے کام لیا ہے کہتے ہیں مثلا نصیریہ اور اسماعیلیہ وغیرہ :

بلاشبہ یہ سب یھودیوں اور عیسائیوں سے بھی زیادہ بڑے کافر ہیں، اگرچہ ان میں سے کسی پر یہ ظاہر نہ بھی ہو، یہ ان منافقوں میں سے ہیں جو کہ جہنم کے سب سے نچلے درجہ میں ہونگے، اور جو کوئی اس کا اظہار کرے وہ تو کفار میں سے سب سے بڑا کافر ہوا۔

نیز یہ بھی کہا کہ :

اور ان کی عورتوں سے نکاح کرنا جائز نہیں اس لیے کہ وہ دین اسلام سے مرتد ہیں اور ان کا ارتداد سب سے زیادہ شر والا ہے۔ اھ

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی نے نصیری فرقہ کے بارہ میں کچھ اس طرح کہا :

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ ان سے شادی کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ اپنی کسی لڑکی کا نکاح ان سے کیا جائے اور یہ بھی جائز نہیں کہ ان کی لڑکی سے نکاح کیا جائے۔ اھ

علماء سلف سے اس بارہ میں تواتر کے ساتھ نصوص ملتی ہیں کہ اہل سنت مسلمان عورت کا نکاح ان بدعتی لوگوں سے جن پر کفر کا حکم لگایا گیا ہے کرنا حرام ہے اور یہ نکاح فاسد ہے۔

مزید تفصیل کے لیے آپ مندرجہ ذیل کتاب کا مراجعہ کریں :

موقف اہل السنۃ والجماعۃ من اہل الاھواء والبدع تالیف ڈاکٹر ابراھیم الرحیلی (1/377-380)۔

اور کتاب : التقریب بین اھل السنۃ والشیعۃ تالیف ڈاکٹر القفاری (1/152)۔

تو اس بنا پر اس مسلمان عورت کا اس اسماعیلی نوجوان سے نکاح کرنا جائز نہیں اس لیے کہ وہ نوجوان ملت اسلامیہ پر نہیں بلکہ مرتد ہے، چاہے وہ یہ دعوی کرے کہ وہ مسلمان ہے جیسا کہ ان کے مذھب میں ذکر بھی کیا گیا ہے، اور اس حرام کام میں حصہ نہ لیا جائے اور شامل بھی نہ ہوا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ بن باز رحمہ اللہ

جلداول